File: 02 1445 Safar Web-Email Urdu Print | Type: UID
SN : 58 | Date: 22-August-2023 | SQ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Darul Ifta, Darul Uloom Deoband

مرحلہ شعبۂ انٹرنیٹ و آن لائن فتویٰ برائے

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند الہند

فتویٰ ID: 621902	sylar_ali@yahoo.com	مرسل: شوکت علی، کھراری، ٹوپی، پاکستان
دستخط:	مراسلہ ای میل: ۲۲۳ — تاریخ روانگی: 03/02/1445	تاریخ مستفتی: 16/08/2023

کاروائی شعبہ انٹرنیٹ: ترسیل جواب: ٹیکسٹ / اپلوڈنگ / PDF تاریخ و دستخط:	دستخط:	کاروائی دارالافتاء: تاریخ وصولیابی: ۱۴۴۵/۲/۵ اندراج کنندہ: اسکین کنندہ:	دارالافتاء و شعبہ انٹرنیٹ! حسب ضابطہ کاروائی کریں — کاروائی
			دستخط: تاریخ: ۱۴۴۵/۲/۵ — دفتر اہتمام:

استفتاء نمبر: ۲۰۸۶/د

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنوان: بالوں کے مسائل

سوال: ۱۔ الف۔ مردوں کے اگر بال لمبے ہوں تو کیا وہ اپنے بال باندھ سکتے ہیں؟ اور اگر مرد اپنے بال باندھ سکتے ہیں تو کس انداز میں باندھ سکتے ہیں؟ اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔ ب۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے باندھنے کے بارے میں جو مندرجہ ذیل روایت ہے۔ اس کی ذرا وضاحت مطلوب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بال باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں کیا معمول تھا؟ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم بال کس انداز میں باندھتے تھے؟ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ تَعْنِي عَقَائِصَ (سنن ابو داود 4191) ج۔ صحابہؓ کے اپنے لمبے بالوں کے باندھنے یا نہ باندھنے کے بارے میں کیا معمول تھا؟

۲۔ الف۔ عورتوں کے لیے کیا ہر حال میں سر کے اوپر جوڑا باندھنا جائز نہیں؟ یا اس بارے میں کچھ استثناء موجود ہے؟ کیا صرف کفار یا فساق کے مشابہہ انداز میں جوڑا باندھنا ممنوع ہے؟ یا مطلقاً سر کے اوپر جوڑا باندھنا ممنوع ہے؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: "صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا" (صحیح مسلم 2128) ب۔ گرمیوں میں گرمی کی وجہ سے عورتیں گھر میں اپنے بال کیچر وغیرہ لگا کر اوپر کر سکتی ہیں؟ کیا یہ جوڑا باندھنے کی وعید میں شمار ہوگا؟ ج۔ اگر انہوں نے عارضی طور پر کیچر وغیرہ سے اپنے بال گردن سے تھوڑا اوپر کر کے سر کے پچھلے حصے پر کر دیے ہوں؟ د۔ اگر انہوں نے مستقل جوڑا باندھ کر اپنے بال سر کے بالکل اوپر کر دیئے ہوں؟

۳۔ ایک فیمیل اسکن ڈاکٹر کے گردن میں پانچ چھ سالوں سے جلد / اسکین الرجی ہے۔ جب سر کے بال گردن پر اس جگہ پر لگتے / ٹچ ہوتے ہیں تو یہ الرجی اور زیادہ ہو جاتی ہے اور بہت تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ یہ عورت خود اسکن ڈاکٹر ہے اسکو خود پتا ہے کہ یہ الرجی بالوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اب کیا یہ عورت گھر میں اپنے بال کیچر وغیرہ لگا کر اوپر کر سکتی ہے کہ اسکے بال اسکے گردن پر اس مخصوص جگہ پر ٹچ نہ ہو؟ کیا یہ جوڑا باندھنے کی وعید میں شمار ہوگا؟

1۔ اگر اس عورت نے عارضی طور پر کیچر وغیرہ سے اپنے بال گردن سے تھوڑا اوپر کر کے سر کے پچھلے حصے پر کر دیئے ہوں؟ 2۔ اگر اس عورت نے مستقل جوڑا باندھ کر اپنے بال سر کے بالکل اوپر کر دیئے ہوں؟

جواب نمبر: ۲۸۷/د — ۱۴۴۵/ھ تاریخ — کتاب / باب:

عنوان:

جواب پشت پر ملاحظہ فرمائیں

باسمہ تعالی الجواب وباللہ التوفیق: احادیثِ مبارکہ میں مردوں کے سر کے بالوں کے لیے درج ذیل تین قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

1. جُمّۃ: مونڈھوں تک
2. وَفْرۃ: کانوں کی نرمی تک
3. لِمّۃ: دونوں کے درمیان تک

احوال واوقات کے اختلاف کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بالِ مبارک تینوں قسم کے ہوتے تھے۔ لیکن مردوں کے لیے اس طرح بال بڑھانا کہ عورتوں سے مشابہت ہوجائے یا لڑکیوں کے مشابہ بالوں کی چوٹی بنانا جائز نہیں۔ اس لیے کہ حدیث شریف میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔

سوال نامہ میں جس حدیث شریف کا حوالہ دیا گیا ہے وہ درج ذیل ہے:

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اور آپ ﷺ کی چار گچھیاں تھیں بالوں کی۔ (یعنی چار حصوں میں بالوں کو تقسیم کرکے ہر حصہ کو باندھ دیا تھا)۔ (ابوداؤد: ۴۱۹۱) ذکر کردہ روایت درست، صحیح درجہ کی ہے۔

لیکن یہ سمجھنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالِ مبارک اس طرح بندھے ہوئے تھے جس طرح عورتوں کی چوٹی ہوتی ہے یا بڑے بالوں والے فساق فجار کی چوٹیاں بندھی ہوتی ہے، یہ بالکل غلط ہے۔ اس روایت میں ایک خاص سفر کی حالت کا بیان ہے، یہ حضور ﷺ کا عام معمول نہیں ہے۔

چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے "فتح الباری" میں اس کی یہی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ: حضور ﷺ کے بال مبارک اتنے لمبے ہوگئے تھے کہ حضور ﷺ نے ان کی چار لٹیاں باندھ لی تھیں۔ اور یہ روایت اس حالت پر محمول کی جائے گی جس میں بالوں کی دیکھ بھال نہ ہوئی ہو، اور یہ سفر میں مشغولیت کی حالت ہو سکتی ہے۔

فَحَاصِلُ الْخَبَرِ أَنَّ شَعْرَهُ طَالَ حَتَّى صَارَ ذَوَائِبَ فَضَفَّرَهُ أَرْبَعَ عَقَائِصَ وَهَذَا مَحْمُولٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي يَبْعُدُ عَهْدُهُ بِتَعَهُّدِهِ شَعْرَهُ فِيهَا وَهِيَ حَالَةُ الشُّغْلِ بِالسَّفَرِ وَنَحْوِهِ ،وَاللہ أَعْلَمُ (فتح الباری: رقم الحدیث: 5912)

البتہ قطب الاقطاب حضرت گنگوہیؒ (الکوکب الدری) میں فرماتے ہیں کہ: لمبے بال والے مردوں کے لیے اس طرح بالوں کو باندھنے کی گنجائش ہے، جس میں عورتوں کی مشابہت نہ ہو۔ نیز لمبے بال رکھنے میں بھی عورتوں کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے۔

وقوله [وله أربع غداء] ولا ضير في أخذ الغدائر إذا لم يشتبه بالنساء وفيه دلالة على جواز إطالة الشعر للرجال ما لم يلزم فيه التباس بالنساء ولا يلزم ما لم يضفرها بواحدة مثل أن يصنها قطعًا فيضفر، (الكوكب الدررى:2،452) وفى هامشه: والظاهر يقينها أي يزينها ويمشطها قطعة قطعة ثم يضفرها مجموعة كخصلة النساء.

چنانچہ علامہ کشمیریؒ (العرف الشذی) میں فرماتے ہیں کہ: چوٹی میں بالوں کا تین حصوں میں ہونا، اور چوڑا ہونا شرط ہے۔ اس حدیث میں اشکال ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی عادت شریفہ تین طرح کے بال رکھنے کی تھی: جمہ، لمہ، وفرہ، لیکن ضفر ثابت نہیں۔ تو ہو سکتا ہے، راوی نے عمامہ کی وجہ سے تین حصے سمجھ لئے ہوں۔ اور وہ تین لٹیاں نظر آئی ہوں، اسی کو راوی بیان کر رہے ہوں۔ آگے فرماتے ہیں: فتاوی ہندیہ میں ہے: کہ مردوں کو بال کی چوٹی یا لٹی باندھنا مکروہ ہے۔

وفي العرف الشذي:

[۱۷۸۱] الغدائر من المغادرة وهو الترك والإرسال، والضفائر جمع ضفيرة من الضفر الفتل (تافتن)، وقيل: يشترط في الضفيرة أن تكون الأشعار ثلاث حصص، وقيل: إن كون الضفيرة عريضة أيضًا شرط، وفي الحديث إشكال وهو أن عادته في الأشعار الجمة واللمة والوفرة، ولم يثبت الضفر وأما ثلاث حصص فلعل الراوي رأى تحت عمامته، وكانت ثلاثة بسبب العمامة في فتح مكة ومر الحافظ على هذه الرواية ولم يقل بشيء، وفي الفتاوى الهندية في باب الحظر والإباحة أن الضفائر للرجال مكروهة وأما الإرسال فلم أجد كراهة (العرف الشذى:3،276)

صحابہ کرام کا معمول:

صحابہ کرام کا بالوں کو باندھنے کے سلسلے ایک روایت یہ ہے حضرت ابو رافع حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے، اور حسن اپنے بالوں کا جوڑا گردن کے پیچھے باندھے نماز پڑھ رہے تھے، تو ابو رافع نے اسے کھول دیا، اس پر حسن غصہ سے ابو رافع کی طرف متوجہ ہوئے تو ابو رافع نے ان سے کہا: آپ نماز پڑھیئے اور غصہ نہ کیجئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: یہ یعنی بالوں کا جوڑا شیطان کی بیٹھک ہے۔ (سنن ابو داؤد، حدیث نمبر-646)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن حارث کو نماز پڑھتے دیکھا، اور ان کا سر پیچھے کی جانب جُوڑے کی وجہ سے بڑھا ہوا تھا، تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور بالوں کے جُوڑے کو کھول دیا، چنانچہ جب عبد اللہ بن حارث نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو کہنے لگے: ”میرے سر کو کیوں چھیڑ رہے تھے؟

تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایسی حالت میں نماز پڑھنے والے شخص کی مثال اس جیسی ہے جس کے ہاتھ بندے ہوئے ہوں۔

علامہ مناوی کہتے ہیں ”حدیث کے عربی الفاظ: ”معقوص“ یعنی سر کے بالوں کو جمع کر کے جُوڑا بنایا ہوا تھا۔

"مکتوف" اس شخص کو کہتے ہیں جس کے ہاتھوں کو کندھوں کیساتھ باندھ دیا گیا ہو؛ اس کے مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ: اگر بال کھلے ہوئے نہ ہوں تو وہ زمین پر نہیں لگیں گے، تو اس طرح وہ اپنے تمام اعضا کیساتھ نماز میں حاضر متصور نہیں ہوگا، جس طرح ہاتھوں کو کندھوں کیساتھ باندھ دیا جائے تو وہ بھی سجدہ کی حالت میں زمین پر نہیں لگیں گے۔ ابو شامہ کہتے ہیں کہ: یہ عمل اسی وقت مکروہ ہوگا جب عورتوں کی طرح سر کے بالوں کا جوڑا بنا لیا جائے گا (فیض القدیر: رقم: ۲۶۰۳)

أن كريبًا مولى ابن عباس حدثه: أن عبد الله بن عباس رأى عبد الله بن الحارث يصلي، ورأسه معقوصٌ من ورائه، فقام وراءه، فجعل يحلُّه وأقرَّ له الآخر، فلما انصرف أقبل إلى ابن عباس، فقال: ما لك ورأسي؟ قال: إني سمعت رسول الله □ يقول: «إنما مَثَلُ هذا: مَثَلُ الذي يصلي وهو مكتوف» حديث صحيح.

أخرجه مسلم (٤٩٢)، وأبو عوانة (١/ ٤٠٩/ ١٥٠٩)، وأبو نعيم في المستخرج (٢/ ١٠٤/ ١٠٩٢)، والنسائي في المجتبى (٢/ ٢١٥ - ٢١٦/ ١١١٤)، وفي الكبرى (١/ ٣٥٤/ ٧٠٥)، وابن خزيمة (٢/ ٥٧ - ٥٨/ ٩١٠)

عنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ:(أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سبعة، لا أكف شعرا ولا ثوبا).[]

غنیۃ المستملی میں اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ چوٹی باندھنے میں کف شعر ہوتا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔

خلاصہ کلام:

یہ ہے کہ مذکورہ حدیث سے حضور ﷺ کے بالوں کا چار لٹیوں کی شکل میں باندھنا تو ثابت ہے، لیکن یہ معمول نہیں تھا نیز دوسری روایات کے پیش نظر فقہاء کرام نے مرد کو چوٹی یا جوڑا باندھنا یا کسی اور طریقے سے بالوں کو باندھنا، جس سے عورتوں کی مشابہت ہو، مکروہ لکھا ہے۔

وفي التاتارخانيه:

ويكره أن يصلي وهو عاقص شعره والعاقص هو الإحكام والشد، والمراد من المسألة عند بعض المشايخ أن يجمع شعره على هامته، ويشده بصمغ أو غيره، ليتلبد، وعند بعضهم أن يلف ذوائبه حول رأسه كما تفعله النساء في بعض الأوقات وعند بعضهم أن يجمع الشعر كله من قبل القفاء ويمسكه بخيط خرقة كيلا يصيب الأرض إذا سجد۔ (الفتاویٰ التاتارخانیۃ: ۱/ ٥٦١) واللہ تعالیٰ اعلم

۲: (الف)

عورتوں کا سر کے بالوں کا جوڑا اس طرح باندھنا کہ سارے بال جمع کر کے سر کے اوپر جوڑا باندھیں یہ شکل جوڑا باندھنے کی ناجائز ہے، خواہ نماز کے باہر ہو یا نماز کے اندر اس شکل پر ہی مذکورہ حدیث میں وعید آئی ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/ ۸۴)

ب: اور جوڑے کی ایسی شکل کہ گدی پر جوڑا باندھا جائے یہ جائز ہے بلکہ حالت نماز میں افضل ہے، اس لیے کہ اس سے بالوں کے پردہ میں سہولت ہوتی ہے کیونکہ نماز میں لٹکے ہوئے بالوں کا چھپا ہونا ضروری ہے۔ (احسن الفتاوی)

ج،د: گرمی کی وجہ سے کلیچر وغیرہ سے بالوں کو گردن سے اوپر گدی پر روکنے کی بھی گنجائش ہے۔ (احسن الفتاوی: ۸/۸۴)

۳: اگر الرجی کی وجہ سے گردن سے کچھ اوپر سر کے پچھلے حصے میں جوڑا باندھا تو اس کی گنجائش ہے، بیماری کے عذر کی وجہ سے ان شاءاللہ وعید میں شامل نہ ہوگا۔

وفي البحر:
وَإِذَا حَلَقَتْ الْمَرْأَةُ شَعْرَ رَأْسِهَا فَإِنْ كَانَ لِوَجَعٍ أَصَابَهَا فَلَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ حَلَقَتْ تُشْبِهُ الرِّجَالَ فَهُوَ مَكْرُوهٌ (البحر: ۸/۲۳۳)

۱،۲: اس کا جواب اوپر ج، د میں دیا جا چکا ہے۔